رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | یکم جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۱۴ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی اطلاع ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ پاؤں میں ابھی نقرس کی درد ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کل بروز پیر ۶ بجے شام نصرت گرلز ہائی سکول میں فتح برطانیہ کی خوشی میں لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام مستورات کا جلسہ ہوگا۔ خواتین وقت مقررہ پر شامل ہوں۔

سید احمد علی صاحب اور ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا ہیزم ضلع ہوشیارپور سے واپس آئے۔ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ نے قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ گیانی واحد حسین صاحب اور ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کو گنج مغلپورہ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا ۔۔۔ آج ۴ بجے دن سٹور جلسہ سالانہ دسابق زنانہ ملے گا

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا ایک عظیم الشان نشان

جنگ عین اسی سال اسی مہینہ اور اسی تاریخ ختم ہوئی جس کا قبل از وقت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے اعلان فرمایا تھا

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش مطابق ۱۱ مئی ۱۹۴۵ء

مرتبہ:- مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رات سے مجھے

نقرس کا دورہ

ہے۔ اور درد کی وجہ سے میرا پاؤں سوجا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے جمعہ کے لئے آنا بھی مشکل تھا۔ لیکن میں آ تو گیا ہوں۔ مگر کھڑا ہو کر خطبہ نہیں پڑھ سکتا۔ اس ہفتے خدا تعالےٰ نے اپنے فضل اور اپنی

رحمت کا نشان

اس رنگ میں دکھایا ہے۔ کہ یورپ کی جو ابتدائی اور اصلی جنگ تھی۔ وہ ختم ہو چکی ہے۔ اس جنگ کے متعلق میں نے بارہا بیان کیا تھا۔ کہ قرآن مجید سے اور خدا تعالےٰ کے فعل سے جہاں تک میں سمجھتا ہوں

یہ جنگ ۱۹۴۵ء کے شروع میں ختم ہو جائیگی

یعنی اپریل ۱۹۴۵ء یا جون ۱۹۴۵ء تک۔ یہ بات خدا تعالےٰ نے ایسے

عجیب رنگ میں پوری کی

ہے کہ اس پر حیرت آتی ہے۔ آج ہی لاہور سے ایک طالب علم نے لکھا ہے۔ کہ گزشتہ سال میڈیکل کالج لاہور کے کچھ طالب علم جب آپ سے ملنے آئے تھے۔ تو ان میں سے ایک نے آپ سے یہ سوال کیا تھا۔ کہ جنگ کب ختم ہوگی۔ اور آپ نے اسے یہ جواب دیا تھا۔ کہ جو کچھ میں قرآن مجید سے اور خدا تعالےٰ کے کلام اور اس کے فعل سے سمجھتا ہوں۔ یہ جنگ

اپریل ۱۹۴۵ء میں

ختم ہو جائیگی۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے یہ بات اسی وقت نوٹ کر لی تھی۔ اور اب میں نے وہ تحریر اس لڑکے کو جس نے یہ سوال کیا تھا دکھا دی ہے۔ کہ تمہارے ساتھ یہ گفتگو ہوئی تھی۔ دیکھ لو اب وہ بات پوری ہو گئی ہے۔ عجیب بات یہ ہے۔ جو

نہایت حیرت انگیز

ہے۔ کہ گزشتہ الہامات تو الگ رہے۔ میرے اس استدلال کی بنیاد

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

کہ جنگ اپریل ۱۹۴۵ء میں ختم ہو جائیگی۔ اس بات پر تھی۔ کہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے

تحریک جدید کے بواعث کے نتیجہ میں

یہ جنگ پیدا کی گئی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کے متعلق کثرت سے میرے خطبات موجود ہیں۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے ہماری جماعت کو جو تکالیف دی گئی ہیں ان کے نتیجہ میں اسے یہ ابتلاء پیش آیا ہے۔ اور تحریک جدید کے ساتھ اس کی وابستگی ہے۔ چنانچہ میں نے جو یہ کہا تھا کہ جنگ اپریل ۴۵ء کے آخر میں ختم ہو جائیگی۔ یہ اسی بنا پر کہا تھا کہ

تحریک جدید کا آخری سال

وعدوں کے لحاظ سے تو ۱۹۴۴ء میں ختم ہوتا ہے۔ لیکن جہانتک سارے ہندوستان کے لئے چندوں کی ادائیگی کا تعلق ہے۔ اس لحاظ سے یہ مدت اپریل ۴۵ء میں ختم ہوتی ہے۔ اور جون یا جولائی اس لحاظ سے کہا تھا کہ بیرونجات کے چندوں کی ادائیگی کی آخری میعاد جون یا جولائی میں جاکر ختم ہوتی ہے۔ اب یہ عجیب بات ہے۔ کہ

چندوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ

جو مقرر ہے۔ وہ سات ہوتی ہے۔ یعنی اگر ہندوستان کے ان علاقوں کے لئے جہاں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ۳۱ جنوری مقرر ہے تو یہ میعاد سات فروری کو جاکر ختم ہوتی ہے۔ اور اگر ہندوستان کے ان علاقوں کے لئے جہاں اردو بولی اور سمجھی نہیں جاتی ۳۰ اپریل مقرر ہے تو یہ میعاد

سات مئی کو

جاکر ختم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اگر وعدہ لکھوانیکی تاریخ ۳۰ اپریل تک رکھی جائے۔ تو چونکہ بعض جگہ ہفتہ میں ایک دفعہ ڈاک آتی ہے۔ اس وعدہ کے روانہ ہونے کی آخری تاریخ اگلے مہینہ کی سات ہونی چاہیئے۔ اس اصل کے مطابق ہندوستان کے ان علاقوں کے لئے جہاں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے آخری میعاد سات فروری مقرر ہے اور ہندوستان کے ان علاقوں کے لئے جہاں اردو بولی اور سمجھی نہیں جاتی وعدوں کی ادائیگی کی

آخری میعاد سات مئی

مقرر ہے اب یہ عجیب بات ہے۔ کہ جس دلیل پر میری بنیاد تھی کہ تحریک جدید کے آخری سال کے اختتام پر یہ جنگ ختم ہوگی۔ میری وہ بات اسی رنگ میں پوری ہوئی کہ جنگ نہ صرف اسی سال اور اسی مہینہ میں ختم ہوئی جو میں نے بتایا تھا۔ بلکہ عین سات مئی کو آکر

سپردگی کے کاغذات پر دستخط

ہوئے۔ چونکہ وعدوں کی ادائیگی کے لئے ایک سال مقرر ہے۔ اس لئے دس سالہ دور تحریک کے چندوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ حسب قاعدہ ۷ مئی ۴۵ء ہوتی ہے۔ اور اسی تاریخ کو سپردگی کے کاغذات پر جرمنی کے نمائندوں نے دستخط کئے گویا قانونی طور پر

عین اسی تاریخ آکر جنگ ختم ہوئی

جو تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کے لحاظ سے سارے ہندوستان کے لئے آخری تاریخ ہے۔ اور جس کے بارہ میں میں بار بار اور متواتر ڈھائی سال سے اعلان کر رہا تھا۔

خدا تعالےٰ کی قدرت

کا یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ صوفیاء لکھتے ہیں۔ کہ بعض بندہ کی زبان اور ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں بھی خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بدر کے موقعہ پر

جب تو نے مٹھی بھر کر کنکر پھینکے تھے بظاہر تو وہ تو نے ہی دعائیہ رنگ میں پھینکے تھے۔ لیکن ہم نے تیرے ہاتھ کو اپنا ہاتھ بنالیا۔ اور اسے کفار کی تباہی کا موجب بنادیا۔ تو اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے یہ سلوک رہا ہے کہ وہ ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ اور ان کی زبان کو اپنی زبان بنالیتا ہے۔ میں نے متواتر بیان کیا تھا کہ میں جو کہتا ہوں کہ جنگ ۴۵ء کے شروع میں ختم ہو جائیگی میں یہ

کسی الہام کی بنا پر نہیں

کہتا۔ بلکہ میرے استدلال کی بنیاد اس بات پر ہے کہ چونکہ تحریک جدید کا آخری سال چندوں کی ادائیگی کے لحاظ سے ۱۹۴۵ء کے شروع میں یعنی اپریل میں جاکر ختم ہوتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جنگ ۴۵ء کے شروع یعنی اپریل میں ختم ہو جائیگی۔ خدا تعالیٰ نے میری اس بات کو

لفظاً لفظاً پورا کیا

اور نہ صرف سال اور مہینہ کے لحاظ سے بلکہ تاریخ اور دن کے لحاظ سے بھی یہ بات لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ (الحمدللہ) یہ ایک ایسا

عظیم الشان نشان

ہے۔ جو نہ صرف احمدیوں بلکہ غیر احمدیوں کی مجلسوں میں بھی میں نے اس کو متواتر بیان کیا تھا۔ ۴۳ء میں دہلی میں جب مجھ سے ایک مجلس میں جس میں کئی غیر احمدی معززین موجود تھے یہ پوچھا گیا کہ جنگ کب ختم ہوگی تو میں نے بتایا تھا کہ اپریل ۴۵ء سے جون ۴۵ء تک ختم ہو جائیگی اور اب ایک دوست نے یاد کرایا ہے کہ ۴۴ء کے شروع میں جب میڈیکل کالج کے غیر احمدی طلباء آپ سے ملنے کیلئے آئے تھے۔ ان میں سے ایک نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ جنگ کب ختم ہوگی تو آپ نے تعیین کر دی تھی کہ جنگ اپریل ۴۵ء میں ختم ہو جائیگی۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ میں نے آپکی یہ بات اسی وقت لکھ لی تھی۔ چنانچہ وہی ہوا۔ اور جنگ ٹھیک اسی وقت پر آکر ختم ہوئی۔ اپریل کی میعاد اس لحاظ سے درست ثابت ہوئی کہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر ۲۸ اپریل کو مارا گیا۔ اور آخری تاریخ تحریک کے لحاظ سے۔ اس لحاظ سے یہ بات پوری ہوئی۔ کہ

قانونی طور پر جنگ سات مئی کو ختم ہوئی

اور سات مئی ہی تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ تھی پس یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان نشان ہے کہ وہ نہ صرف اپنے الہام کے ذریعہ رحمت کا نشان دکھاتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ اپنے بندہ کے منہ سے نکلی ہوئی بات ایسے عجیب رنگ میں پوری کر دیتا ہے۔ کہ وہ بات نہ صرف سالوں اور مہینوں کے لحاظ سے پوری ہوتی ہے۔ بلکہ دنوں کے لحاظ سے بھی پوری ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ اس نے یہ نشان دکھایا ہے کہ نہ صرف اسی سال اور اسی مہینہ میں جنگ ختم ہوئی بلکہ عین اسی تاریخ اور اسی دن جنگ ختم ہوئی جو تحریک جدید کے آخری سال کا بلحاظ چندوں کی ادائیگی کے آخری دن تھا۔ اور میں بارہا بیان کر چکا ہوں کہ تحریک جدید کے ساتھ اس جنگ کی وابستگی ہے۔ جب تحریک جدید کا آخری سال ختم ہوگا جنگ بھی اسی وقت ختم ہوگی۔ پس یہ

خدا تعالےٰ کا عظیم الشان نشان

ہے۔ کہ عین اسی تاریخ اور اسی دن جنگ ختم ہوئی۔ حالانکہ ابھی ستمبر یا اکتوبر ۱۹۴۴ء میں مسٹر چرچل کی تقریر شائع ہوئی تھی۔ کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جنگ جلدی ختم ہو جائے گی۔ لیکن میں وعدہ نہیں کرتا کہ جنگ جلدی ختم ہو جائیگی۔ ہو سکتا ہے۔ کہ جنگ ۱۹۴۵ء کے آخر تک چلی جائے۔ پل عین سر پر پہونچ کر بھی وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں اس جنگ کی باگ ڈور تھی۔ ان کا تو یہ حال تھا۔ کہ وہ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ ہم وعدہ نہیں کرتے۔ کہ جنگ جلدی ختم ہو جائیگی (یہ بات اس تقریب پر کہی گئی تھی۔ کہ بعض لوگ کہہ رہے تھے۔ کہ دسمبر ۱۹۴۴ء میں برلن فتح ہو جائیگا) لیکن خدا تعالےٰ نے ۱۹۴۲ء سے ہی میرے مونہہ سے یہ بات کہلوانی شروع کر دی تھی۔ کہ

جنگ ۱۹۴۵ء کے شروع میں ختم ہو جائیگی

مجھے افسوس ہے کہ ۱۹۴۲ء کا یہ خطبہ لکھنے والے نے میرا خطبہ عمدگی سے نہیں لکھا۔ ورنہ یہ بات

اور بھی زیادہ شاندار

ہو جاتی۔ کیونکہ میں نے مہینہ تک بتا دیا تھا۔ کہ ۱۹۴۴ء کے آخر میں یا اپریل ۱۹۴۵ء یا جولائی ۱۹۴۵ء میں جنگ ختم ہوگی۔ مگر خطبہ نویس نے مہینوں کا حوالہ اڑا دیا۔ اسی طرح ۱۹۴۲ء کے جلسہ سالانہ پر میں نے جماعت کے تمام دوستوں کے سامنے بیان کیا تھا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ

میں نے کھدر کی قمیص پہنی

ہوئی ہے۔ اور خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ کھدر کی قمیص پہننا کسی کانگرسی قسم کی تحریک کے ماتحت نہیں۔ بلکہ اقتصادی حالات کے نتیجہ میں ہے۔ اب جبکہ کپڑے کی تنگی ہوئی۔ اور میں نے خواب کی تلاش کی تو مجھے حیرت ہوئی۔ کہ وہ خواب ملتا نہیں۔ آخر مولوی محمد یعقوب صاحب نے بتایا۔ کہ

۱۹۴۲ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر

تو چھپی ہے۔ مگر تقریر نویس صاحب نے درمیان میں سے وہ خواب اڑا دیا ہے۔ حالانکہ سینکڑوں ہزاروں لوگوں کو یاد ہوگا۔ کہ میں نے یہ خواب اسی موقعہ پر بیان کیا تھا۔ کہ میں نے کھدر کی قمیص پہنی ہوئی ہے۔ اور میں خواب میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ کسی کانگرسی قسم کی تحریک کے ماتحت نہیں۔ بلکہ

اقتصادی حالات کے نتیجہ میں

ہے۔ اور اس کے بعد میں نے تحریک کی تھی۔ کہ دوست اپنے گھروں میں سوت کاتنے اور کپڑے بنوانے شروع کریں۔ کیونکہ کپڑے کے متعلق دقت پیدا ہونے والی ہے۔ تقریر نویس نے اس مضمون کو تو لے لیا۔ مگر درمیان میں سے خواب کو اڑا دیا۔ اسی طرح مجھے خوب یاد ہے۔ کہ میں نے ۴ ستمبر ۱۹۴۲ء کے خطبہ جمعہ میں جو ۱۲ ستمبر ۱۹۴۲ء کے "الفضل" میں چھپا۔ یہی بیان کیا تھا۔ کہ جنگ تحریک جدید کے آخری سال کے ختم ہونے پر یعنی

اپریل ۱۹۴۵ء میں

ختم ہو جائیگی۔ مگر وہاں بھی خطبہ نویس نے اتنا ہی لکھ دیا۔ کہ جنگ ۱۹۴۴ء یا ۱۹۴۵ء میں ختم ہو جائیگی۔ اور مہینہ درمیان میں سے اڑا دیا۔ گو خطبات میں دیکھتا ہوں۔ اور میرے دیکھنے کے بعد ہی وہ شائع ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ دیکھتے وقت جلدی جلدی گزرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میری نظر سے بھی وہ بات رہ گئی۔ حالانکہ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ میں نے اس خطبہ میں اپریل کا مہینہ بتایا تھا۔ کہ اس مہینہ میں جنگ ختم ہوگی۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔

دہلی میں بھی ایک مجلس میں

جب مجھ سے سوال کیا گیا۔ کہ جنگ کب ختم ہوگی۔ تو وہاں بھی میں نے اپریل ۱۹۴۵ء یا جون ۱۹۴۵ء کا وقت بتایا تھا۔ اپریل ۱۹۴۵ء اس لحاظ سے کہ ہندوستان کے لئے تحریک جدید کے آخری سال کے چندوں کی ادائیگی کے آخری میعاد اپریل ۱۹۴۵ء مقرر ہے۔ اور جون ۱۹۴۵ء اس لحاظ سے کہ بیرونجات کے چندوں کی ادائیگی کے لئے آخری میعاد جون ۱۹۴۵ء مقرر ہے۔ اور اب لاہور سے گواہی ملی ہے۔ کہ معین طور پر میں نے اپریل ۱۹۴۵ء کا مہینہ بتایا تھا۔ کہ اس مہینہ میں جنگ ختم ہو جائیگی۔ تو جہاں خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ عظیم الشان نشان ظاہر ہوا ہے۔ وہاں میں

جماعت کو بھی توجہ دلانا

چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرائض کی طرف توجہ کرے۔ اور اس بات کو سمجھے۔ کہ یہ عظیم الشان نشان پیش خیمہ ہے آنے والی اور بڑی بڑی خبروں کا۔ جب کوئی بہت بڑا امر ظاہر ہونے والا ہو۔ تو خدا تعالےٰ کا یہ طریق ہے۔ کہ پہلے وہ گزشتہ انبیاء کے ذریعہ اس کے متعلق پیشگوئیاں کراتا ہے۔ اور پھر جب وہ زمانہ قریب آ جاتا ہے۔ تو اس زمانہ کے مامور کے ذریعہ سے زیادہ تفصیلات اس کی دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ عین موقعہ پر پہنچکر وہ اپنے کسی بندہ کے ذریعہ سے سہ بارہ اس کی خبر دیتا ہے۔

اس زمانہ کے مفاسد کے متعلق

پہلے خدا تعالےٰ نے گزشتہ انبیاء سے مجملاً پیشگوئیاں کرائیں۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تفصیلاً پیشگوئیاں کرائیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے وقت کی تعیین کرائی۔ اور پھر جب وہ وقت اور زیادہ قریب آ گیا۔ تو خدا تعالےٰ نے کثرت سے نشانات ظاہر کر کے مجھے بتایا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس

جنگ کے متعلق دو درجن سے اوپر نشانات

خدا تعالےٰ نے میرے ذریعہ ظاہر فرمائے ہیں۔ جن کو میں نے قبل از وقت بیان کر دیا تھا۔ اور پھر وہ نشانات اسی رنگ میں پورے ہوئے مثلاً یہ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے خواب میں بتایا۔ کہ امریکن فوجیں ہندوستان میں آئینگی۔ پھر بتایا گیا تھا۔ کہ یونان لڑائی میں شامل ہوگا۔ پھر یہ کہ فرانس کچلا جائیگا۔ اور انگلستان والے اسکے سامنے متحدہ قومیت کی تجویز پیش کرینگے۔ پھر یہ کہ اس واقعہ کے چھ ماہ بعد حالات نسبتاً خوشکن ہو جائینگے۔ پھر یہ کہ امریکہ اڑتیس ہوائی جہاز انگلستان کو دیگا۔ اور یہ بات لفظاً لفظاً اسی طرح پوری ہوئی۔ جس طرح میں نے بیان کی تھی۔ پھر یہ بتایا گیا تھا۔ کہ جاپان گورنمنٹ نازیوں کا ساتھ دینا شروع کر دیگی۔ اور ان کی اس شرارت کے ایک سال کے اندر اندر اسکے ضرر کو مٹا دیا جائیگا۔

چنانچہ پٹیان حکومت نے جب جرمنی کا کھلے بندوں ساتھ دینا شروع کیا تھا اس لئے ایک سال کے اندر حکومت برطانیہ کو شام میں کامیابی حاصل ہوئی اور پٹیان حکومت کی شرارت سے نجات مل گئی۔ اسیطرح یہ بھی بتایا گیا تھا کہ لیبیا میں کئی دفعہ انگریزی فوجیں آگے بڑھینگی اور کئی دفعہ پیچھے ہٹیں گی۔ مگر آخری دفعہ دشمن کی فوجوں کو شکست ہوگی۔ پھر یہ بھی بتایا گیا تھا کہ

اٹلی میں انگریزی فوجیں

اترینگی۔ پھر یہ بھی بتایا گیا تھا جو اسی وقت اخبار میں شائع بھی ہوگیا تھا۔ کہ یہ جنگ جلد ختم نہ ہوگی بلکہ بہت سخت ہوگی۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ جن کے ہاتھ میں لڑائی کی باگ ڈور تھی۔ وہ تو یہ سمجھ رہے تھے کہ اٹلی جلد فتح ہوجائیگا یہ لڑائی لمبی ہوگئی۔ اور اٹلی اب آکر اپریل کے آخر میں فتح ہوا ہے۔

اسی طرح جنگ کے متعلق

اور بہت سارے واقعات

کی خبریں خدا تعالےٰ نے مجھے قبل از وقت بتائیں۔ اور اسی طرح وہ واقعات رونما ہوئے۔ مثلاً ہرجبس کا انگلستان میں اترنا اور جاپان کا حملہ کرنا اور جاپانی فوجوں کا ہندوستان میں داخل ہوجانا۔ جاپان کے حملہ کے متعلق ابھی کوئی خبر نہیں آئی تھی۔ کہ اسی رات مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے بتایا گیا۔ اور اگلے دن صبح ریڈیو پر خبر آئی کہ جاپان نے حملہ کردیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس جنگ کے متعلق دو درجن سے بھی زیادہ واقعات ہیں جن کی خبر خدا تعالےٰ نے قبل از وقت مجھے دے دی تھی۔ پس کثرت کے ساتھ

خدا تعالےٰ کی طرف سے

جو یہ خبریں بتائی گئیں اس کے معنے یہ ہیں کہ فیصلہ کا وقت اب قریب ہے۔ مگر جیسا کہ اور بہت ساری پیشگوئیوں اور الہامات سے معلوم ہوتا ہے۔ اس زمانہ کے فیصلہ کن حالات اس لڑائی سے ختم نہیں ہوتے بلکہ وہ فیصلہ کن حالات اور ہیں۔ جو تھوڑے دنوں تک رونما ہونے والے ہیں۔

تھوڑے عرصہ سے مراد

یہ ضروری نہیں کہ ایک دو سال تک۔ بلکہ ممکن ہے دس پندرہ یا بیس سال تک وہ واقعات ظاہر ہوں۔ بہرحال

دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر

اور آنے والا ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کا فضل نہ ہو تو شاید وہ لڑائی جھگڑے دنیا کے لئے تباہی اور بربادی کا موجب ہوجائیں۔ اس لئے ہمیں اس خطرے کے وقت سے پہلے اپنی جماعت کو

انتہائی طور پر مضبوط

کر لینا چاہئے۔ اور اس وقت سے پہلے اپنے اعمال کو اور اپنے نوجوانوں کے اخلاق کو درست کر لینا چاہئے۔ اور اس وقت سے پہلے ہمارے تبلیغی مشن جو پہلے قائم ہیں۔ اور جو نئے قائم ہوں۔ وہ مضبوط اور تنظیم میں جکڑے ہوئے ہوں۔ اور اس وقت سے پہلے ہندوستان میں ہماری جماعت اتنی پھیل جائے کہ وہ ایک

مینارٹی نہ کہلائے بلکہ ایک میجارٹی ہو اور اگر میجارٹی نہیں تو کم از کم

ایک زبردست مینارٹی

ہو۔ اور ان مصائب اور اس خطرہ کے وقت سے پہلے ہماری جماعت یورپ کے تمام ممالک انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی اور سپین وغیرہ میں اور افریقہ اور امریکہ کے تمام ممالک میں اتنا اثر و نفوذ پیدا کرلے۔ کہ آنے والی مصیبت اور خطرہ میں ہماری آواز بیکار نہ ہو بلکہ وہ ایسی وزنی ہو کہ قومیں اسے سننے پر مجبور ہوں۔ اگر ہم یہ کام کرلیں تو

آنے والے فتنے

ہمارے لئے بشارتوں اور خوشخبریوں کا موجب ہونگے۔ اور اگر ہم اس میں ناکام رہے تو آنے والے فتنے ہمارے لئے نہ معلوم کتنے تاریک سال پیدا کردینگے۔ اور کتنی مشکلات اور مصائب ہمارے رستہ میں حائل کردینگے۔ رستہ تو طے ہونا ہی ہے۔ اور

فتح تو ہمارے لئے مقدر ہے ہی

مگر ایک راستہ ایسا ہوتا ہے جو آسانی سے طے ہوجاتا ہے اور ایک راستہ ایسا ہوتا ہے جو مصائب اور مشکلات کے بعد طے ہوتا ہے۔ اور ہر عقلمند آدمی دنیوی لحاظ سے بھی اور دینی لحاظ سے بھی یہ کوشش کرتا ہے کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے اس کے سپرد کیا ہے۔ وہ آسان طریق سے اور سہل اور قریب طریق سے اور جلدی حاصل ہوجائے۔ پس جو جماعت اس کام کو جو خدا تعالےٰ نے اس کے سپرد کیا ہے جلدی اور آسان طریق سے کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ

زیادہ سے زیادہ انعامات کی مستحق

ہوتی ہے۔ اور جو جماعت اس کام کو جلدی اور آسان طریق سے نہیں کرتی یا تو اس کا انعام کم ہوجاتا ہے۔ اور یا وہ ملامت کی مستحق ٹھہرتی ہے۔ پس چونکہ یہ اہم موقعہ تھا۔ اس لئے باوجود اس کے کہ میں زیادہ بول نہیں سکتا۔ اور باوجود اس کے کہ پاؤں میں درد کی وجہ سے میرے لئے چلنا مشکل تھا۔ یہانتک کہ راستہ میں جب میں نے زیادہ تکلیف محسوس کی۔ تو میں نے خیال کیا کہ میں واپس ہی چلا جاؤں مگر بوجہ

اس موقع کی اہمیت

کے میں آگیا۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اب وقت غفلتوں اور سستیوں کا نہیں۔ کمر ہمت باندھ لو۔ اور مقصود تک پہنچنے کے لئے سارا زور لگا دو۔ جن اخلاق کے بغیر فتوحات حاصل نہیں ہوسکتیں۔ جس تنظیم کے بغیر فتوحات حاصل نہیں ہوسکتیں۔ جس علم کے بغیر فتوحات حاصل نہیں ہوسکتیں۔ جس عرفان کے بغیر فتوحات حاصل نہیں ہوسکتیں۔ جس دعا اور جس التجا کے بغیر فتوحات حاصل نہیں ہوسکتیں۔ ان سب کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ جلد سے جلد

خدا تعالیٰ کا فضل

ہماری دستگیری فرمائے۔ اور جلد سے جلد

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا جھنڈا

دنیا پر لہرانے لگے۔ آمین

مفتوح سے سلوک کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ

موجودہ جنگ یورپ جو بظاہر ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ ہم اس کے اسباب کے متعلق غور کریں۔ تو بلا تامل کہنا پڑتا ہے۔ کہ دراصل اس جنگ کا بڑا سبب سابق جنگ عظیم تھی جس میں شکست خوردہ جرمنی پر اس قدر کڑی شرطیں لگائی گئی تھیں۔ کہ شاید ان سے زیادہ سخت شرائط متصور نہیں ہو سکتیں۔ کہ ان شرائط کو ذلت آمیز بنانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا گیا تھا۔ اور یہ طبعی امر ہے۔ کہ دشمن سے جتنا بھی سخت سلوک کیا جائے۔ اس کے دل میں اپنے مدمقابل کے لئے اتنا ہی زیادہ بغض اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔ اور آخر کار اس مخفی بغض و عداوت کا ناسور اندر ہی اندر پک کر پھٹ جاتا ہے۔ اور امن عالم کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ پچھلی جنگ میں اتحادی جرمنی کو بالکل کچل کر مطمئن ہو گئے۔ لیکن ان کا یہ اطمینان دیرپا ثابت نہ ہو سکا۔ اور ہو بھی کس طرح سکتا تھا۔ کیونکہ اس اطمینان کی بنیاد صحیح اور مضبوط اصل پر قائم نہ تھی۔ ایک مشتعل ہو جانے والے بارود کو زمین میں دبا کر مطمئن ہو جانا اور یہ سمجھ لینا کہ اب اس کے پھٹنے کی کوئی امید نہیں۔ ایک غیور قوم کو ذلیل کر کے یہ قیاس کر لینا کہ اب اس کا جذبۂ انتقام فنا ہو چکا۔ اب وہ ہمارے خلاف نہیں اٹھے گی۔ محض خوش فہمی نہیں تو اور کیا ہے۔ چنانچہ اسی بارود نے پھٹ کر تمام دنیا کو اپنے ہولناک شعلوں کی لپیٹ میں لا کر تباہ کر کے رکھ دیا۔ اور خصوصاً یورپ کا تو اس نے حلیہ ہی بگاڑ دیا ہے۔ اب جبکہ وہ بارود ٹھنڈا ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر پھر اسی غلطی کا اعادہ کیا گیا۔ تو یقیناً اس جیسی بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک جنگ سے دنیا کو دوچار ہونا پڑیگا۔

اسلام کی تعلیم مکمل ہے۔ وہ دنیا کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلام نے امن اور جنگ کے متعلق بھی ایسے قوانین اور اصول مقرر کئے ہیں۔ کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے عالمگیر امن کی غیر متزلزل بنیاد ڈالی جا سکتی ہے۔ اسلام (سلامتی کا مذہب) اگر ضرورت کے وقت جنگ کی اجازت بھی دیتا ہے۔ تو اس اجازت کو ایسی قیود سے مقید کر دیتا ہے۔ جن کی موجودگی میں وہ تباہی اور خونریزی جو موجودہ یورپین جنگ میں ہوئی۔ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ پھر جنگ کے بعد غلبہ کی صورت میں ہرگز کسی انتقامی کارروائی کو جائز نہیں ٹھیراتا۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عمل سے دنیا کے سامنے یہ نمونہ پیش فرمایا ہے۔ کہ ظالم سے ظالم دشمن کے ساتھ اس کے مغلوب ہونے پر کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ جب مکہ فتح ہُوا۔ اور خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے بڑے دشمن پر غالب کیا۔ ان دشمنوں پر جنہوں نے آپ پر اور تمام مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ اور آپؐ کو مکہ سے ہجرت کرنی پڑی تھی۔ مگر ان ظالموں نے وہاں بھی چین نہ لینے دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب باتوں کے باوجود انہیں معاف کر دیا۔ چنانچہ فرمایا۔ اذھبوا انتم الطلقاء لاتثریب علیکم الیوم۔ کہ جاؤ تم آزاد ہو۔ تم پر کسی قسم کی سختی اور گرفت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ غیر معمولی سلوک دیکھ کر شدید ترین دشمن حیران و ششدر رہ گئے۔ اور آپ کے ایسے شیدائی بن گئے۔ کہ ایک تو وہ وقت تھا۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت میں اندھے ہوتے تھے۔ اور آپ کے خون کے پیاسے تھے۔ لیکن اب وہ وقت آیا۔ کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ کی جگہ خون بہانا فخر سمجھا۔ یہ سب کچھ اس حسن سلوک کا نتیجہ تھا۔ جو آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے دشمنوں سے روا رکھا۔ یقیناً یہ اسی حسن سلوک کا نتیجہ تھا۔ اور یہی وہ فتح مبین تھی۔ جس میں تمام عرب پر ظاہری غلبے کے علاوہ اسلام کو وہ عالمگیر اخلاقی فتح حاصل ہوئی۔ جس کی نظیر قیامت تک نہیں مل سکے گی۔

کاش یورپ کی فاتح اقوام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اسوہ سے سبق حاصل کریں۔ اور مفتوح اقوام کو حسن سلوک سے اپنا گرویدہ بنا کر دنیا میں مستقل امن اور صلح کی بنیاد رکھیں۔ مبارک احمد مولوی فاضل واقف زندگی۔

ہٹلر کا وہی انجام ہُوا جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت فرما دیا تھا

جرمنی کے انجام سے یورپ عبرت حاصل کرے

۱۹۳۹ء میں ہٹلر نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر ایک ایسی خوفناک جنگ کا آغاز کیا۔ جو تمام دنیا کے لئے پیغام موت تھی۔ حالات سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہٹلر تمام یورپ کو اپنے جبر و تشدد کا نوالہ بنائے گا۔ اس کے جوش و خروش سے یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ ملک گیری کی ہوس کے لئے وہ تمام یورپ کو روندتا چلا جائیگا۔ جنگ کی قریبًا چھ سالہ تاریخ شاہد ہے۔ کہ ہٹلریت کے مظالم نے یورپ کے ممالک کی دھجیاں اڑا دیں۔ اور اسکی بربریت نے آتش و خون کے سیلاب سے تمام یورپ کو رنگین کر دیا۔ وہ اپنے ان کارہائے نمایاں پر نازاں تھا۔ مگر قدرت کھڑی مسکرا رہی تھی۔ اسے کیا خبر تھی۔ کہ مشیت ایزدی نے اس کے لئے کیا مقدر کر رکھا ہے۔ ان حالات میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ یورپ کا کوئی بھی حصہ اس کی چیرہ دستیوں سے بچ جائیگا۔ اور جنگ کا طوفان کب ختم ہوگا۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عالم الغیب خدا سے علم پا کر واضح طور پر فرما دیا۔ کہ یہ جنگ ۱۹۴۴ء کے آخر یا ۱۹۴۵ء تک ختم ہو جائیگی۔ (الفضل ۲۹ اگست ۱۹۴۴ء)

وہ ہٹلر جس نے بنی نوع انسان کی تباہی و ہلاکت کے لئے پوری پوری سکیمیں تیار کر رکھی تھیں اس کے انجام کے متعلق بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے پچھلے ہی سال خطبہ عید الاضحیہ میں اشارۃً فرما دیا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کے لئے ہلاکت و بربادی ہے۔ اور وہ اپنے اس وحشیانہ فعل میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"جرمن قوم کے سردار ہٹلر نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہ یہودی قوم کو ہلاک کر دیگا۔ اسے برباد کر دیگا۔ اور بظاہر یہ نظر بھی آتا تھا۔ کہ وہ ایسا کر دیگا۔ مگر عرش پر سے خدا تعالےٰ کہہ رہا تھا کہ میں اسے ناکام کر دوں گا۔ .... خدا تعالےٰ کی عجیب قدرت ہے۔ آج چھ سال کے بعد دنیا یہ بحث کر رہی ہے۔ کہ ہٹلر زندہ ہے یا مر چکا ہے۔ وہ جرمنی میں ہے یا بھاگ گیا ہے وہ پاگل ہو گیا ہے یا تندرست ہے" (خطبہ عید الاضحیہ مطبوعہ الفضل ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء)

آج دنیا نے اس بات کا واضح ثبوت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ جبکہ یہ ظلم و ستم کا پیکر اپنی تمام حسرتوں کو پہلو میں دبا کر اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کی تمام امنگیں اور اس کے تمام ارادے دل ہی دل میں رہ گئے۔ دنیا کو یہ پتہ بھی نہیں۔ کہ اس نے خودکشی کی یا اس کے دماغ کی رگ پھٹ گئی۔ وہ ایسی نامرادی و ناکامی کی حالت میں مرا۔ کہ ہر دانشمند انسان کے لئے اس کا انجام یقینی طور پر عبرتناک ہے۔ اسکی موت کے بعد جرمنی کی حالت جو پہلے ہی کافی حد تک کمزور ہو چکی تھی۔ زیادہ خراب اور ابتر ہو گئی۔ اور حالات ایسے نازک ہو گئے ہیں کہ جرمنی انتہائی بے کسی کے عالم میں آخری ہچکیاں لیتا ہُوا دم توڑ کر برطانیہ و امریکہ اور روس کے قدموں پر گر پڑا ہے۔ یا تو وہ وقت تھا۔ کہ جرمنی کی طاقت سے تمام ممالک لرزاں و ترساں تھے۔ اور ہٹلر اپنی جابرانہ کارروائیوں سے سارے یورپ پر قیامت بن کر دندناتا پھرتا تھا۔ یا یہ وقت ہے۔ کہ اس کا انجام نہایت ہی قابل عبرت طور پر ہُوا۔ اور جرمنی نے نہایت بے کسی کی حالت میں اتحادیوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔

ہٹلر کا انجام اور جرمنی کی شکست یورپ کی اقوام کے سامنے ہے کیا اب بھی وہ جابرانہ طاقتوں اور دنیاوی ساز و سامان کو قابل اعتماد سمجھتی ہیں۔ کیا اب بھی انقلاب کے ہچکولوں نے ان کے دل میں کسی عظیم و برتر ہستی کا ثبوت بہم نہیں پہنچایا۔ سارے یورپ کے لئے یہ لمحۂ فکر ہے۔ اور یہ داستان اس کے لئے یقینی طور پر عبرتناک اور سبق آموز ہے۔ جبار و قہار خدا کا فیصلہ ہے۔ کہ فسق و فجور کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا جائے۔ اگر یورپ کی اقوام کے لئے اس خوفناک ٹکر نے کوئی سبق پیش نہیں کیا۔ اور ان کے دلوں میں خوف خدا پیدا نہیں ہُوا۔ تو یقینی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور اسلام کی سچائی کے ثبوت کے لئے اس سے بھی زیادہ آفات دنیا میں آئینگی اس سے بھی خطرناک جنگ و جدال منظر عام پر قیامت کا نمونہ پیش کرینگی۔ اسلام کی جڑوں کو مضبوط کرنے سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ دین حق کی تبلیغ سے دنیا میں امن و امان قائم کرنے سچائی اور صداقت کو پھیلانے اور باطل کو مٹانے کے لئے بدیوں اور ناپاکیوں کا کلی صفایا کر دیا جائیگا۔ اور خدائی نوشتے بہرحال پورے ہونگے۔

یہ جو کچھ ہو رہا ہے احمدیت کیلئے رستہ صاف کیا جا رہا ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ احمدیت تمام دنیا پر غالب آجائے اور اسلام کی مقدس تعلیم دنیا میں پیش کر کے امن و سلامتی پھیلا دے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اے تمام لوگو! سُن رکھو یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت و برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہوگا۔ جو عزت سے یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے۔ نامراد رہیگا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا ہے۔ اور اب وہ بڑھیگا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

یورپ کی قوموں نے شاید سب سے شدید مصائب جھیلے ہیں اور جنگ کی خوفناک بھٹیوں میں سے گزری ہیں اب ان کے لئے صرف کشتیٔ اسلام ہی امن و سلامتی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ورنہ طوفان حیات کے تھپیڑوں سے ساری شان و شوکت اور سارا جاہ و جلال زیادہ تباہی و بربادی کا ذریعہ بن کے رہ جائے گا۔ کاش! کہ یورپ کی اقوام اس قیامت خیز تباہی سے سبق لیں۔ اور پہلے طرز زندگی کو بدل ڈالیں۔ واحد قہار ہستی پر دل سے ایمان لائیں۔ اس کے منشاء کو جسے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر کیا سمجھنے کی کوشش کریں۔ جب تک یورپ کی قومیں صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر اپنی زندگی کو اسلام کے سانچے میں نہیں ڈھالیں گی۔ تب تک یہ بلائیں ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔ سطحی خیالات کے لوگوں کے لئے بیشک جنگ کا اختتام خوشی کا باعث ہو سکتا ہے لیکن گہری سوچ کے انسانوں کے لئے یہ عبرت کا مقام ہے۔ مسعود احمد متعلم تعلیم الاسلام کالج قادیان

اعلان تعطیل

بسبب عید ... کی وجہ چونکہ ۱۴ مئی کو تعطیل ہوگی۔ اسلئے ۱۵ مئی کا "الفضل" شائع نہ ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ - مینیجر

دردمندانہ درخواست

"سلسلہ کے تمام بزرگوں۔ بھائیوں اور بہنوں سے دردمندی کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری بہاوجہ زوجہ شیخ محمد اسلم صاحب کی صحتیابی کے لئے جن کی بیماری نہایت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ خصوصیت سے دعا کریں۔ ان کا اپریشن میو ہسپتال میں ۱۵ تاریخ کو ہو رہا ہے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اور ہم سب بہت ہی فکرمند حالت میں ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے"

خاکسار:- بشیر احمد ایڈووکیٹ لاہور

اخبار "الفضل" کی ترقی

ہر احمدی "الفضل" کی زیادہ سے زیادہ ترقی کا خواہاں ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ خریدار اصحاب قیمت باقاعدہ ادا کریں اور اگر ان کے نام وی پی جائے تو اسے ضرور وصول فرمالیں۔ پچھلے دنوں جن چٹوں پر سرخ نشان تھا انہیں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ جو انہیں ضرور وصول کر لینے چاہئیں۔ بصورت دیگر وہ حضرت امیر المومنین المصلح موعود ایدہ اللہ کے روح پرور خطبات۔ ارشادات اور ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے۔ اور دفتر کو جو مالی نقصان پہنچے گا وہ اس کے علاوہ ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

نیلامی ثمر آم احمدیہ فروٹ فارم قادیان سنہ ۱۹۴۵ء

انشاءاللہ العزیز اس سال احمدیہ فروٹ فارم قادیان کے ثمر آم کی نیلامی مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۴۵ء بروز اتوار بوقت ۴ بجے شام بمقام احمدیہ فروٹ فارم ہوگی۔ خواہشمند اصحاب موقع پر پہنچ کر بولی یا ٹھیکہ دیں جو بھی صورت ہوگی شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ خریدار صاحبان اپنے اندازہ کے مطابق [illegible] ہمراہ لادیں۔ کیونکہ سودا ہو جانے پر ساری کی ساری قیمت فوراً ادا کرنی ہوگی۔ اور بولی میں شمولیت کے وقت مبلغ یکصد روپیہ پیشگی داخل کرانا ضروری ہوگا۔ جو بصورت فیصلہ جس کے نام سودا ختم ہو۔ اس کے علاوہ باقی سب کو واپس کر دیا جائے گا۔ تفصیلی شرائط موقع پر سنادی جائیں گی۔ جن کی پابندی سب کے لئے ضروری ہوگی۔

خاکسار:- محمد صادق مختار عام حضرت صاحب و برادران قادیان

جرمنی کو
ہرا دیا گیا
مگر فتح اُس وقت تک مکمل نہ ہوگی جب تک کہ جاپانیوں کو بھی شکست نہ دیدی جائے۔
ابھی تک سینکڑوں ہندوستانی سپاہی اور شہری۔ مرد اور عورتیں۔ جاپانیوں کے پھندے میں مصیبت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمیں اپنے ان ہموطنوں کو ضرور جلد از جلد آزاد کرانا اور مشرق کو ہمیشہ کے لئے جاپانیوں کی لعنت سے پاک کرنا لازم ہے۔ ابھی خوشیاں منانے کا وقت نہیں جب تک کہ تمام تندرست نوجوان ہندوستان کی مسلح فوجوں میں شامل ہو کر جاپانیوں کو صفحۂ زمین سے دُور نہ کر دیں۔
آئیے اب...
جاپانیوں کی باری ہے
AAA 14-22

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۳ مئی۔ ماسکو ریڈیو نے وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل کے نام مارشل سٹالن کا یہ پیغام نشر کیا ہے۔ وزیر صاحب! میں آپ کو ہمارے مشترک دشمن جرمن امپیریلزم پر عظیم ترین فتح حاصل کرنے کے موقع پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ تاریخی فتح یورپ کی آزادی کے لئے روسی۔ امریکی اور برطانوی فوجوں کی مشترک جدوجہد کے ذریعہ حاصل ہوئی۔ میں زمانہ بعد از جنگ میں بھی ان دوستانہ تعلقات کے لقاء اور کامیاب تسلسل پر پورے اعتماد کا اظہار کرتا ہوں۔ جس کا ہمارے ممالک نے جنگ کے دوران میں مظاہرہ کیا۔

قاہرہ ۱۳ مئی۔ مصر کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ یمن کے امام نے ممالک عربیہ کی لیگ کے پیکٹ پر دستخط کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ مغربی محاذ پر کل ۶۰ لاکھ جرمن سپاہی اتحادیوں کی قید میں آئے۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ مسز چرچل روس کے ہسپتالوں کا دورہ کرنے کے بعد کل واپس لنڈن پہنچ گئی ہیں۔ آپ روسی گورنمنٹ کی دعوت پر روس گئی تھیں۔

کلکتہ ۱۳ مئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری نوابزادہ لیاقت علی خاں نے کلکتہ کے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کمیونزم سے اسلام کو شدید ترین خطرہ درپیش ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ کمیونزم کے ذریعہ پاکستان حاصل کریں گے۔ لیکن یہ ان کی بہت بڑی غلطی ہے۔ کمیونزم کی بنیادوں پر حاصل کیا گیا۔ پاکستان کمیونسٹوں کا سا پاکستان ہوگا۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ برطانیہ کی دو سری [illegible] کے فائو بی محکمہ نے برلن میں ۲ ہزار اشخاص گرفتار کئے ہیں۔ ان میں سے نازی پارٹی کے رکن گسٹاپو کے ملازم سپاہی مشتبہ اور جرمنوں سے تعاون کرنے والے اتحادی باشندے ہیں۔

سان فرانسسکو ۱۳ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے ایک براڈ کاسٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادی اقوام جرمنی پر سخت شرطیں نافذ کر کے ورسیلز کی غلطی کو دوہرا رہی ہیں۔ جرمنی کو اتحادی اور روسی حلقوں میں تقسیم کرنے کی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے ٹوکیو ریڈیو نے کہا۔ کہ اتحادی اور روس یورپ کو بالشویک اور اینگلو امریکن حلقہ ہائے اثر و رسوخ میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔

اور وہ اس حقیقت کو نظر انداز کر کے ایک مہلک غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کہ جرمنی بذات خود ایک مکمل نسلی یونٹ ہے آخر میں کہا گیا۔ کہ جرمنی پر سخت شرطوں کے نفاذ کے نتائج عہد نامہ ورسیلز کی غلطی سے بھی زیادہ مہلک اور ہولناک ہونگے۔

سڈنی ۱۳ مئی۔ اگر جرمنی کو ایک طرف رکھ دیا جائے۔ تو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یوم فتح کے روز سڈنی واحد مقام تھا۔ جہاں جشن کی بجائے رنج و محن کا دور دورہ تھا: حکام کی سخت گیری نے لوگوں کی خوشی رنج و غم میں بدل کر رکھ دی۔ سڈنی میں سوائے چڑیا گھر کے تمام ہوٹل۔ تھیئٹر۔ ناچ گھر اور دیگر تفریح گاہیں بند تھیں۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا ہے۔ کہ جبری بھرتی کا قانون غالباً کئی سال مزید جاری رکھنا پڑیگا۔ کیونکہ اس سوال کا براہ راست ہماری مشکلات سے تعلق ہے۔ جو ابھی تک ختم نہیں ہوئیں۔

واشنگٹن ۱۳ مئی۔ امریکی محکمۂ خزانہ نے جنگی اخراجات کے متعلق جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ امریکن حکومت نے ۵ مئی ۱۹۴۵ء تک یورپ اور جاپان کی جنگ پر تقریباً ۲۷ ½ کھرب ڈالر خرچ کئے ہیں۔ گذشتہ جنگ عظیم پر ڈھائی کھرب ڈالر صرف ہوئے تھے۔

سان فرانسسکو ۱۳ مئی۔ ورلڈ یہودی کانگرس کے وائس پریذیڈنٹ نے اپنے استقبال کے موقعہ پر پبلک کے روبرو تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا۔ کہ فلسطین کو یہودیوں کا نیشنل ہوم بنایا جائے۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ جنگ کے خاتمہ پر امریکن برطانیہ میں اپنی فیکٹریاں قائم کرینگے۔ اس سلسلہ میں امریکہ کے بااثر تجارتی اخبار کامرس کی یہ تجویز سنسنی خیز ہے۔ کہ جنگ کے بعد امریکہ سرمایہ کے برطانیہ میں لگائے جانے کے لئے معاہدہ اُمادہ کی لائنوں پر امریکہ اور برطانیہ میں ہو جانا چاہیئے۔ کئی امریکن کارخانہ دار جن کی یورپین فیکٹریاں تباہ ہو چکی ہیں۔ اس بات کو ترجیح دیں گے۔ کہ اپنی فیکٹریاں برطانیہ میں قائم کریں۔ تا برطانیہ اور یورپ کی خدمت کر سکیں۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ برطانیہ میں مقیم جرمن قیدیوں کو اگلے ہفتہ مکانوں کی از سر نو تعمیر پر لگا دیا جائیگا۔ یہ لوگ سڑکیں بنائیںگے۔ نالیوں کو صاف کریں گے۔ اور عمارتیں تعمیر کرینگے۔ جرمنوں سے کام مسلح گارڈوں کی نگرانی میں کروایا جائیگا۔

واشنگٹن ۱۳ مئی۔ خاص جاپان پر اتحادی ہوائی جہاز زور کے حملے کر رہے ہیں۔ امریکن اڑن قلعے جاپانی سمندروں میں سرنگیں بچھا رہے ہیں۔ کمادا کے اڈے کو تباہ کر دیا گیا۔

واشنگٹن ۱۳ مئی۔ اوکی ناوا جزیرہ میں ایک لاکھ جاپانی موجود ہیں۔ اور وہاں امریکن فوجوں کے ساتھ رن پڑ رہا ہے۔ کل وہاں جاپانیوں نے اپنے خاص دیوتا کی پوجا کرنے کے لئے کہا۔ کہ وہ اس موقعہ پر مدد کرے۔

کانڈی ۱۳ مئی۔ برما میں چودھویں فوج کے دستے آگے بڑھ کر رنگون سے ۱۴۰ میل شمال میں جاپانیوں پر حملے کر رہے ہیں۔ تازہ خبروں سے پتہ چلا ہے۔ کہ جاپانی ہمارے دستے پہنچنے سے پہلے ہی گاؤں خالی کر کے بھاگ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ الجیریا کے فرانسیسی ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس علاقہ میں فساد ہو گئے ہیں۔ اور کچھ فرانسیسی افسروں کو مار ڈالا گیا ہے۔ فرانسیسی حکومت امن قائم کرنے اور خوراک کی حالت کو درست کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

واشنگٹن ۱۳ مئی۔ تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل چھ سو امریکن ہوائی جہازوں نے کیوشو کے جزیرہ پر حملہ کیا۔ کل امریکن بمباروں نے کوکایر بھی بم گرائے۔ یہ جاپانیوں کی بہت بڑی سمندری چھاؤنی ہے۔

واشنگٹن ۱۳ مئی۔ اوکی ناوا جزیرہ میں امریکن فوجیں جزیرہ کی راجدھانی ناہا کی بیرونی بستیوں میں داخل ہو گئی ہیں۔

کانڈی ۱۳ مئی۔ برما میں اتحادی فوجیں جاپانیوں کا صفایا کر رہی ہیں۔ اور بھاگتے ہوئے دشمن کا تعاقب کرتی جا رہی ہیں۔ جاپانی شان کی پہاڑیوں میں سے ہوتے ہوئے سیام کی طرف بچ نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ اتحادیوں نے جرمنی کی مختلف پارٹیوں کو خلاف قانون قرار دے کر توڑ دیا ہے۔ اپنی فوجی عدالتیں قائم کر دی ہیں۔ اور جرمن عدالتوں کے اختیارات کم کر دیئے ہیں۔ کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔ جرمنی میں سرکاری زبان انگریزی قرار دی گئی ہے۔

دہلی ۱۳ مئی۔ آج ہندوستان کی مسجدوں مندروں اور گرجاؤں میں لڑائی کے ختم ہونے پر خدا کا شکر ادا کیا گیا۔ وائسرائے نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کی جنگی کوششوں کی بہت تعریف کی۔ آپ نے کہا ہندوستان کے سپاہیوں نے دشمن کو شکست دینے میں جو حصہ لیا۔ اس کو دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ جو کامیابی ہوئی ہے۔ اس کی بنیاد ہندوستانی فوجوں نے شمالی افریقہ میں رکھی تھی۔

لاہور ۱۳ مئی۔ آج شام کو پنجاب گورنر نے لاہور سے تقریر نشر کی۔ جس میں ہندوستان کی فوجوں کے شاندار کارناموں کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا۔ پنجاب نے دل کھول کر اس جنگ میں مدد دی ہے۔ بھرتی کے دفتروں میں اس قدر نوجوان آتے کہ ان میں سے بہتوں کو واپس کرنا پڑتا۔ اب یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ باقی لڑائی جلد ختم ہو جائیگی۔ لیکن اگر کوئی اچانک [illegible]

آپ کی ذمہ واری

"اگر آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ یہ مشکلات اوروں کے راستے میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں۔"

"اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اخراجات کی زیادتی کی ذمہ واری زیادہ تر آپ پر ہی ہے۔ سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔"

پس آپ اس ذمہ واری کو سمجھیں۔ اور تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کا اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک سو فیصدی پورا کر دیں۔ والسلام

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)